جلد ۵۳/۱۸ | ۱۳ ظہور ۱۳۴۳ ہش ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ۱۳ اگست ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

—محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب—

ربوہ ۱۲ اگست بوقت ½۷ بجے صبح

کل حضور کو کھانسی میں کافی افاقہ رہا۔ اور عام طبیعت بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ — کل حضور نے دو احباب کو شرفِ زیارت بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنیوالی نسلیں رہنمائی کیلئے تمہاری طرف دیکھیں گی اور تمہارے نمونہ کو مشعلِ راہ بنائینگی

اگر تم پورے طور پر اپنے آپ کو اس تعلیم کا عامل نہ بناؤ گے تو گویا آنیوالی نسلوں کو تباہ کرو گے

"ہر ایک حالت میں تبدیلی ہے۔ پس اس تبدیلی کو مدِ نظر رکھو اور آخری وقت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ آنے والی نسلیں آپ لوگوں کا منہ دیکھیں گی اور اسی نمونہ کو دیکھیں گی۔ اگر تم پورے طور پر اپنے آپ کو اس تعلیم کا عامل نہ بناؤ گے تو گویا آنے والی نسلوں کو تباہ کرو گے۔ انسان کی فطرت میں نمونہ پرستی ہے۔ وہ نمونہ سے بہت جلد سبق لیتا ہے۔

ایک شرابی اگر کہے کہ شراب نہ پیو یا ایک زانی کہے کہ زنا نہ کرو، ایک چور دوسرے کو کہے کہ چوری نہ کرو تو انکی نصیحتوں سے دوسرے کیا فائدہ اٹھائیں گے بلکہ وہ تو کہیں گے کہ بڑا ہی خبیث ہے وہ جو خود کرتا ہے اور دوسروں کو اس سے منع کرتا ہے۔ جو لوگ خود ایک بدی میں مبتلا ہو کر اس کا وعظ کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں اور اپنے واقعات کو چھوڑ جاتے ہیں۔ ایسے واعظوں سے دنیا کو بہت بڑا نقصان پہنچتا ہے۔

ایک مولوی کا ذکر ہے۔ کہ اس نے ایک مسجد کا بہانہ کر کے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا۔ ایک جگہ وہ وعظ کر رہا تھا اس کے وعظ سے متاثر ہو کر ایک عورت نے اپنی پازیب اتار کر اس کو چندہ میں دے دی۔ مولوی صاحب نے کہا اے نیک عورت کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں جہنم میں جائے۔ اس نے فی الفور دوسری پازیب بھی اتار کر اسے دے دی مولوی صاحب کی بیوی بھی اس وعظ میں موجود تھی۔ اس کا اس پر بھی بڑا اثر ہوا اور جب مولوی صاحب گھر میں آئے تو دیکھا کہ ان کی عورت روتی ہے اور اس نے اپنا سارا زیور مولوی صاحب کو دے دیا کہ اسے بھی مسجد میں لگا دو۔ مولوی صاحب نے کہا کہ تو کیوں ایسا روتی ہے یہ تو صرف چندہ کی تجویز تھی اور کچھ نہ تھا۔

ہماری جماعت کو ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے تم ایسے نہ بنو چاہیئے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو۔ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق و عادات۔ استقامت، پابندی احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان باتوں کو یاد رکھو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۲۶۴-۲۶۵)

شیخ امری عبیدی صاحب کی علالت اور درخواست دُعا

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

ابھی ابھی دارالسلام مشرقی افریقہ سے بابو فضل کریم صاحب لون نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ محترم شیخ امری عبیدی صاحب بہت سخت بیمار ہیں۔ اور انہیں بغرض علاج جرمنی بھجوایا جا رہا ہے۔ شیخ امری صاحب حکومت ٹانگانیکا میں وزیر ہیں۔ اور انہوں نے لمبا عرصہ خدمت اسلام کا فریضہ نہایت شاندار طور پر سرانجام دیا ہے۔

تمام احباب سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اپنے اس مخلص خادم دین اور خادم ملک بھائی کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت و سلامتی عطا فرمائے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ کا ۲۳واں مرکزی سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۳ تا ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۴ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ مجالس کے جملہ قائدین و زعماء اجتماع کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور کوشش کریں کہ ان کی مجالس کی نمائندگی ضرور ہو اور خدام و اطفال زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مرکزی اجتماع میں شامل ہوں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ر اگست ۶۲ء

اسلام کا واحد مفہوم کون متعین کرے؟

المنبر کے ایڈیٹر نے اسلام کے واحد مفہوم کی اشاعت کے لئے دو باتیں بتائی ہیں (۱) ایک تو یہ کہ اللہ تعالےٰ کسی کو مبعوث کرے جو مسلمانوں کو اسلام کے واحد مفہوم پر لائے مگر ایڈیٹر صاحب کے نزدیک گزشتہ میں تو ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں مگر سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ یا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے بعد کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہوا جو مسلمانوں کو اسلام کے واحد مفہوم پر جمع کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑا ہوا ہو۔

حقیقت یہ ہے جیسا کہ المنبر کے ایڈیٹر نے کہا ہے اللہ تعالےٰ نے اسلام کی حفاظت کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ یہ بات درست ہے اور وہ وعدہ اللہ تعالےٰ کے ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر و
انا له لحافظون۔

یعنی ہمیں نے یہ ذکر یعنی قرآن کریم یا اسلام نازل کیا ہے اور ہمیں اس کے محافظ ہیں۔ یہاں دیکھنے کی یہ بات ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے خود "ذکر" کو نازل کیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ "ذکر" کی حفاظت کرنے والا بھی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنا ذکر کس طرح نازل کیا ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا "ذکر" سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ نازل فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں کیا کہ اپنا ذکر مختلف لوگوں پر نازل کیا ہو اور ان سب نے بیٹھ کر ذکر کو ایک جگہ جمع کر لیا ہو۔ نہ اللہ تعالےٰ نے ایسا کیا ہے کہ اپنا "ذکر" ایک کتاب کی صورت میں بھیج دیا ہو بلکہ اللہ تعالےٰ نے بتدریج سیدنا حضرت محمد رسول اللہ پر بذریعہ وحی نازل فرمایا ہے۔

ایسا کیوں کیا۔ اس کی ایک سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر محض "نظری" نہیں ہے کہ لوگ اس کو پڑھ کر اپنا لائحہ عمل اس کے مطابق درست کر لیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے ایک بشر رسول کے ذریعہ اس واسطے نازل فرمایا کہ وہ اللہ تعالےٰ کے "ذکر" کو اپنے عمل میں لا کر بطور اسوہ حسنہ دنیا کے سامنے پیش کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں خاص طور پر ذکر فرمایا ہے کہ

لقد کان لکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ (احزاب)

یعنی تمہارے لئے اللہ تعالےٰ کے رسول میں اسوہ حسنہ یعنی اچھا نمونہ ہے۔ یہ اچھا نمونہ اسی لئے ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اعمال "ذکر" کے مطابق ہیں۔ کیونکہ اسلام کے نزدیک عمل وہی اچھا ہوتا ہے جو "ذکر" کے مطابق ہو۔ چنانچہ ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے آپ کے خلق کے متعلق یہی فرمایا ہے کہ خلقه القرآن یعنی آپ کا خلق قرآن کریم ہے۔ اسکی کیا ضرورت تھی ہر شخص جانتا ہے کہ نمونہ کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کو کوئی ہدایت کرے کہ نماز پڑھا کر اور خود نہ پڑھے تو اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے بہترین طریقہ یہی ہے کہ "نماز" کا خود نمونہ پیش کرے۔ الغرض محض "نظری" تلقین سے کچھ نہیں ہوتا اس طرح اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ ذکر کی حفاظت کی ہے۔

لہٰذا اللہ تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ ہم نے ہی ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ان الفاظ کا یہ مطلب ہے کہ ہم ایسے لوگ مبعوث کرتے رہیں گے جو قرآن کریم پر عمل کر کے لوگوں کے سامنے نمونہ پیش کریں گے ظاہر ہے کہ محض وعظوں اور لیکچروں سے یا محض قرآن کریم یا احادیث پڑھنے سے یہ مدعا پورا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ایڈیٹر المنبر نے جو یہ کہا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے دین کی حفاظت کا خود وعدہ کیا ہوا ہے اور اس زمانے میں اسلام کا واحد مفہوم متعین کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کسی کو کھڑا کرے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی ایسے انسان کو مبعوث کرے جو "ذکر" اور سنت رسول اللہ کا عملی نمونہ پیش کر کے دین اسلام کا واحد مفہوم متعین کرے تاکہ مسلمانوں میں جو انتشار عقائد ہے وہ دور ہو جائے اور وہ بنیان مرصوص بن کر اس زمانے کے کفر و الحاد کا مقابلہ کریں۔ اسی ضمن میں مجددین والی حدیث بھی زیر غور لانی ضروری ہے۔

ان اللہ یبعث لهذه الامة
علیٰ راس کل مائة سنةٍ
من یجدد لها دینها۔

یعنی اللہ تعالےٰ ضرور اس امت کے لئے ہر سو سال کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرتا رہے گا جو اس کے لئے تجدید و احیائے دین کریں گے۔

یہ حدیث چونکہ نص قرآنی "انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون" کے مطابق ہے اس لئے اعتراض سے بالا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ مجددین یعنی وہ اشخاص جو اسلام کا واحد مفہوم زندہ کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی کھڑے ہوتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالےٰ ہی مجددین کو مبعوث کرتا ہے۔ اسی طرح جس طرح اس نے انبیاء علیہم السلام کو خود مبعوث کیا ہے۔

اس تمام بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر علمائے دین مجلس منعقد کر کے اسلام کا واحد مفہوم متعین کر سکتے تو اللہ تعالےٰ مجددین بھیجنے کا نظام ہی کیوں قائم کرتا۔ خود ایڈیٹر صاحب المنبر نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ ایسے انسان کھڑا کرتا ہے اور آپ نے بعض نام بھی بتائے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ المنبر کے ایڈیٹر نے اس کا جو بدل بتایا ہے وہ خود ہی اپنی کمزوری کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ خود کسی انسان کو کھڑا کر کے اصلاح کا وعدہ کرتا ہے تو یہ کام مختلف اہلِ علم حضرات کس طرح سرانجام دے سکتے ہیں۔ اور خاص کر اس زمانے کے اہلِ علم حضرات جن کے خلاف ایڈیٹر صاحب خود شاکی ہیں اور آئے دن ان کی باہمی مناقشتوں کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

اگر اہلِ علم حضرات اسلام کے واحد مفہوم پر جمع ہو سکتے تو تاریخِ اسلام میں اس کی کوئی مثال ہی ہوتی۔ اس کے خلاف ایسی مثالیں بکثرت ہر زمانہ میں ملتی ہیں کہ جب کوئی بندۂ حق دنیا کو اسلام کے واحد مفہوم پر لانے کے لئے کھڑا ہوا ہے اہلِ علم حضرات نے بھانت بھانت کی بولیوں سے اس کی آواز کو دبانے کی کوشش کی ہے۔ وہ کونسا بندۂ حق ہے جس پر کفر و الحاد اور واجب القتل ہونے کے فتوے نہیں لگے۔

اب سوال یہ ہے کہ بندۂ حق کی پہچان کیا ہے۔ اس طرح بندۂ حق کی سب سے بڑی پہچان تو یہی ہے کہ اہلِ علم حضرات اسکے برخلاف اٹھ کھڑے ہوں تاہم اس مخالفت کے باوجود وہ اپنے مشن میں کامیاب ہوتا چلا جائے اور جو جماعت وہ پیدا کرے وہ راسخ الایمان اور جوشِ عمل کا نمونہ ہو۔ اسکی مثال پیش کر کر کے قوم کو ابھارا جائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ ہے کہ آپ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس زمانہ میں تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے ایک جماعت منظم کی ہے جو جماعتِ احمدیہ کہلاتی ہے۔ یہ جماعت باوجود سخت مخالفت کے روز بروز آگے ہی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے اور مخالفین اسکے جوشِ عمل کو بطور نمونہ پیش کرتے ہیں چنانچہ خود المنبر کے ایڈیٹر نے جماعت احمدیہ کو بطور نمونہ کے پیش کیا ہے جیسا کہ وہ لکھتا ہے:۔

"یہاں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہوگا کہ قادیانی امت کی گمراہی سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے کم از کم اسی قسم کی جد و جہد کرنا ہوگی جس قسم کی مساعی قادیانی امت کے افراد بروئے کار لا رہے ہیں، یہ مساعی کس نوع کی ہیں اس کی تازہ ترین مثال ملاحظہ ہو۔

"ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی پر قادیانی امت نے جو تاثر لیا ہے۔ اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ اس امت کے ایک سربر آوردہ ضاظر "الفرقان" ربوہ کے ایڈیٹر نے جماعت سے کہا ہے کہ اگر گورنر مغربی پاکستان جلد از جلد اس پمفلٹ کی ضبطی کا حکم واپس نہ لیں تو قادیانی نوجوان "فوراً" عزم کر لیں کہ وہ اس سارے رسالے کو من و عن زبانی حفظ کر لیں گے۔ یہ چھوٹے سائز کے ساڑھے تیرہ صفحات ہیں اور قریباً ساڑھے چار ہزار چھوٹے بڑے الفاظ کا مجموعہ ہے جس کا زبانی یاد کرنا اور سینہ بسینہ منتقل کرتے چلے جانا کچھ بھی مشکل کام نہیں"۔
(الفرقان جولائی ۶۲ء)

یہ ہے اس عزم کی ایک جھلک جو امت قادیانیہ اپنے موجودہ دورِ زوال و انحطاط میں بھی اپنے سینوں میں پنہاں رکھتی ہے۔ اب پاکستان کے مسلمان خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ انہیں خدا کے آخری رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شان کو ساری دنیا پر اجاگر کرنے اور اس شان کے خلاف ہر قسم کی شر انگیزیوں سے اسے محفوظ رکھنے کے لئے کس گرمجوشی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے"۔
(المنبر مورخہ ۲۴؍ ۱۳ ص۵ کالم ۴)

کاش المنبر کے ایڈیٹر اس سے عبرت حاصل کریں کہ کس طرح الٰہی تصرف سے آپ اس انسان کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

لقد کان فیهم اسوة
حسنة لمن کان یرجوا الله
والیوم الاخر ومن یتول
فان الله هو الغنی الحمید
(سورہ ممتحنہ آیہ ۷)

جماعت احمدیہ کے خلاف مفتیٔ مصر محمد مخلوف کے نام نہاد فتویٰ کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت و حقانیت کا ایمان افروز نشان

انی مھین من اراد اھانتک کے مطابق شاہِ فاروق کا عبرتناک انجام

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۲)

—(۷)—

شاہ فاروق کا عبرتناک انجام

جونکہ یہ نام نہاد فتوےٰ شاہ فاروق کے ایماء پر شائع ہوا تھا۔ اور اس سازش میں استاذ مخلوف کو فاروق نے آلہ کار بنا کر انتقام لینا چاہا۔ اور اس کو یقین تھا کہ میں اپنی اس سازش میں سو فیصدی کامیاب ہو جاؤں گا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے فاروق کو بھی عبرتناک سزا دی۔ اسے ظالمانہ رویہ اور سازش کی بناء پر تخت سے دستبردار ہونا پڑا۔ کیونکہ مصری فوج نے جنرل نجیب کی قیادت میں شاہ فاروق کی سلطنت کا تختہ الٹ دیا۔ یہ نام نہاد فتوےٰ شاہ فاروق کے ایماء پر اصرار سے ۲۲ جون ۵۲ء کو دیا گیا تھا۔ اس کے بعد آسمانی فتوے کا وقت آ گیا اور خدا تعالےٰ کی غیرت نے جوش مارا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

انی مھین من اراد اھانتک

کے مطابق شاہ فاروق کو اپنے شاہی تخت سے دستبردار ہونا پڑا۔

مصر گہری نیند سو رہا تھا کہ مصری فوج نے جنرل نجیب کی قیادت میں مورخہ ۲۲ جولائی ۵۲ء کو حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ ملک میں فوجی بغاوت کا اعلان کر دیا گیا۔ تمام مراحل طے کر چکنے کے بعد اب آخری مرحلہ یہ تھا کہ فاروق کو معزول کر کے ملک بدر کیا جائے۔ اور مصری عوام کی خواہشات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ جنرل نجیب نے ذیل کا نوٹس فاروق کو دیا جسے ہم قارئین کے لئے عربی میں مع ترجمہ کے تحریر کرتے ہیں۔

انه نظرا لما لاقته البلاد فی العهد الاخیر من فوضی شاملة عمت جمیع المرافق نتیجة سوء تصرفکم وعبثکم بالدستور، وامتهانکم لارادة الشعب حتی اصبح کل فرد من افراده لا یطمئن علی حیاته اوماله او کرامته:

ولقد ساءت سمعة مصر بین شعوب العالم من تمادیکم فی هذه المسالک حتی اصبح الخونة والمرتشون یجدون فی ظلکم الحمایة والامن والثراء الفاحش والاسراف الماجن علی حساب الشعب الجائع الفقیر ولقد تجلت آیة ذالک فی حرب فلسطین وما تبعها من فضائح الاسلحة الفاسدة، وما ترتب علیها من محاکمات تعرضت لتدخلکم السافر! مما افسد الحقائق وزعزع الثقة فی العدالة وساعد الخونة علی ترسم هذه الخطی، فاثری من اثری، وفجر من فجر، وکیف لا، والناس علی دین ملوکهم! لذالک قد فوضنی الجیش الممثل لقوة الشعب ان اطلب من جلالتکم التنازل عن العرش لسمو ولی عهدکم الامیر احمد فواد علی ان یتم ذالک فی موعد غایته الساعة الثانیة عشر من ظهر الیوم السبت الموافق ۲۶ یولیو ۱۹۵۲ والرابع من ذی القعدة (۱۳۷۱) ومغادرة البلاد قبل الساعة السادسة من مساء الیوم نفسه والجیش یحمل جلالتکم کل ما یترتب علی عدم النزول علی رغبة الشعب من نتائج۔

(فریق ارکان حرب محمد نجیب القائد العام للقوات المسلحة الاسکندریة فی یوم ۲۶ یولیو سنة ۱۹۵۲

ترجمہ: ان آخری ایام میں یہ دیکھتے ہوئے کہ ملک میں تمام افراتفری پھیل گئی ہے جس نے زندگی کے تمام شعبوں پر اثر ڈالا ہے۔ یہ سب کچھ آپ کے ناجائز تصرف اور آئین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں ہے۔ عوام کی خواہش کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ ہر فرد اپنی جان، مال اور عزت کو محفوظ نہیں سمجھتا۔ آپ کی بے جا زیادتیوں کی وجہ سے جملہ اقوام عالم میں مصر کے وقار کو نقصان پہنچا ہے۔ آپ کے زیر سایہ خائن رشوت خور اشخاص ناجائز حمایت بے جا اسراف اور ثروت کا ناجائز اور اندھا دھند استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ مفلس اور بھوکے مصری عوام کے خزانہ سے ہو رہا ہے۔ یہ کوائف جنگ فلسطین میں منصۂ شہود پر آ چکے ہیں۔ ناقص اسلحہ کی خرید و فروخت کے رسواکن واقعات۔ عدالتوں کے فیصلے جن آپ کی شرمناک مداخلت سے حقائق پر پردہ پڑا رہا۔ اعتماد اور انصاف کی بے حرمتی ہوئی۔ مجرموں کو جرائم کے ارتکاب کے لئے حوصلہ افزائی ہوئی۔ کئی لوگ بے تحاشہ دولتمند ہو گئے۔ اور بدکرداری میں حد کر دی۔ اور ایسے حالات کیوں نہ رونما ہوتے جبکہ عوام اپنے بادشاہوں کی عادات و خصائل کو ہی اختیار کرتے ہیں۔

ان حالات کی وجہ سے فوج نے جو دراصل عوام کے اقتدار کی نمائندہ ہے۔ مجھے اختیار دیا ہے کہ میں جلالۃ الملک سے مطالبہ کروں کہ آپ ہفتہ کے دن ۲۶ جولائی ۱۹۵۲ء کو بارہ بجے دوپہر ولی عہد شہزادہ احمد فواد کے حق میں تخت سے دستبردار ہو جائیں اور اسی روز چھ بجے شام سے پہلے اس ملک کو چھوڑ دیں۔ ورنہ فوج عوام کی خواہش سے انکار کے جملہ نتائج کی ذمہ دار آپ کو قرار دے گی۔

محمد نجیب۔ کمانڈر انچیف مسلح افواج
(اسکندریہ ۲۶ جولائی ۱۹۵۲ء)

میں ان جملہ تفاصیل اور کوائف کو چھوڑتا ہوں۔ جو شاہ فاروق کو تخت سے دستبرداری کے نوٹس کے وقت منظر عام پر آئے۔ حکومت نے سابق شاہ کی تمام جائداد و املاک پر قبضہ کر لیا۔ اور فاروق کو نوٹس دے دیا گیا۔ کہ وہ اپنی جائداد میں کسی قسم کا تصرف نہیں کر سکتے۔ اور ان کی تمام خواہشات کو رد کر دیا گیا۔ شاہ کی ذاتی ملکیت مصر میں دو لاکھ ایکڑ سے زیادہ تھی۔ اور اس کے علاوہ دو کروڑ پونڈ کی دولت کے مالک تھے۔ جو امریکہ، اور سوئٹزرلینڈ کے بنکوں میں جمع تھی۔ شاہی محل میں ایک کمرہ جو قیمتی جواہرات سے لبالب تھا۔ کئی محلات، قسما قسم کے پھلوں کے باغات یہ سب کچھ بحق سرکار ضبط کر لئے گئے اور شاہ فاروق نے اپنے ہاتھ سے پروانہ معزولی یوں تحریر کیا۔

أمر ملکی رقم ٦٥ لسنة ۱۹۵۲
نحن فاروق الاول ملک المصر والسودان
لما کنا نتطلب الخیر دائما لامتنا، ونبتغی سعادتها ورقیها ولما کنا نرغب رغبة اکیدة فی تجنیب البلاد المصاعب التی تواجهها فی هذه الظروف الدقیقة ونزولا علی ارادة الشعب

قررنا النزول عن العرش لولی عهدنا الامیر احمد فواد واصدرنا امرنا بهذا الی حضرة صاحب المقام الرفیع علی ماهر باشا رئیس مجلس الوزراء للعمل بمقتضاه

فاروق

صدر بقصر رأس التین فی ٤ من ذی القعدہ سنة ۱۳۷۱ - ۲٦ یولیو سنة ۱۹۵۲

شاہی فرمان نمبر ۶۵ ۱۹۵۲ء

ہم جو فاروق الاول شاہ مصر و سودان ہیں چونکہ ہم ہمیشہ اپنی رعایا کی بہبودی خوشحالی اور ترقی کے خواہشمند رہے ہیں۔ اور ہماری یہ انتہائی خواہش رہی ہے کہ ملک کو مشکلات سے ان نازک حالات میں محفوظ رکھا جائے جس سے آج کل وہ دوچار ہے۔ لہٰذا عوام کی خواہش کے پیش نظر شاہی تخت سے اترتے ہوئے ہم نے ولی عہد احمد فواد کے حق میں فیصلہ کر لیا ہے۔ وزیر اعظم علی ماہر پاشا اس سلسلہ میں کارروائی کریں۔

فاروق

راس التین کے محل سے یہ پروانہ معزولی ۲۶ جولائی ۱۹۵۲ء جاری کیا گیا

—(۸)—

خدا کی بات پوری ہوئی

یہ ہے اس شخص کا انجام جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین کے لئے

اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر فتویٰ دلایا مگر اس نام نہاد سازشی فتوے کے ایک ماہ بعد آسمانی فتویٰ معزولی جاری کر دیا گیا۔ آج یہ "فرماں روائے مصر و سوڈان" کہلانیوالا ذلت کی زندگی بسر کر رہا ہے جس کے عشقیہ افسانے کئی زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں اور ہوتے رہینگے اور وہ جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار۔

دیکھئے خدائی الہام کس صفائی سے پورا ہوا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا تھا انی مھین من اراد اھانتك کہ میں جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا اس کو رسوا کر دوں گا۔

چنانچہ جب خدا تعالیٰ نے اسے گرفت میں لیا تو وہ خود ذلت اور رسوائی کے اتھاہ گڑھے میں جا گرا اور دنیا کا جاہ و جلال اور بادشاہت و سلطنت اور مال و متاع اور وسیع خزانے اس ذلت و رسوائی سے نہ بچا سکے۔ وفی ذالك عبرة وتذکرة لمن له عینان

حضرت مسیح موعود بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور کس پُرشوکت ایمان افروز انداز میں فرماتے ہیں:۔

"ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔
گالیاں دو جس قدر چاہو۔
ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو۔
اور میرے استیصال کے لئے ہر قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ مگر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔" (اربعین ۳)

۲۶ جولائی ۶ بجے شام سے پہلے شاہ فاروق نے بڑی حسرت اور اشکبار آنکھوں سے اپنی محبوب سرزمین مصر کو چھوڑا ان کو الوداع کرتے وقت صرف ان کی ہمشیرگان۔ ان کے شوہر اور وزیراعظم علی ماہر پاشا۔ امریکی سفیر اور کرنل محمد نجیب تھے۔

مصر کے ہر شہر۔ ہر قریہ اور گلی کوچوں میں خوشی اور شادمانی کے ترانے گائے گئے ریڈیو نے یہ خوشکن خبر جب سنائی تو سارے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مصری دہقانوں نے اس خوشی کی وجہ سے قومی رقص کئے۔ اخبارات نے مضامین تحسین لکھے اور عوام کے جذبات کی ترجمانی کی۔ شعراء نے قصائد لکھے۔ سیاستدانوں نے آرام کا سانس لیا۔ مذہبی لوگوں نے شکرانہ اور خوشی کے نوافل ادا کئے۔

اور ہر شخص کی نوک زبان لسان حال سے یہ کہہ رہی تھی ؎

تردّی والسیوف مسلّلات
علیٰ امثاله من ذی الجلال

وہ ہلاک ہو گیا ایسے حال میں جبکہ اس قسم کے قماش والے اشخاص پر خدائے ذی الجلال کی طرف سے تلواریں کھچی ہوتی ہیں۔

(۹)

محمود شلتوت اور مخلوف

مولوی منظور احمد صاحب چنیوٹی نے دراصل علامہ شلتوت کے فتوے کے جواب میں استاذ مخلوف کا نام نہاد فتویٰ شائع کیا جو شاہی سازش کی بناء پر اور فتویٰ کے غلط اصولوں کی بناء پر معرض وجود میں آیا تھا اس فتویٰ کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا۔ خدا تعالیٰ نے علامہ محمود شلتوت کی یہ عزت فرمائی کہ اسے نئی حکومت نے جامعہ ازہر کا ریکٹر بنا دیا۔ جو جامعہ ازہر کا سب سے بڑا منصب ہے اور اس منصب پر قائم ہو کر انہوں نے فتاویٰ کی کتاب میں وفاتِ مسیح اور احمدیوں کے مسلمان ہونے کا فتویٰ شائع کرا دیا۔ اس فتویٰ کو مدلل طور پر ثابت کرنے کے لئے علامہ شلتوت نے بطور استشہاد کے استاذ محمد عبدہ مفتی مصر۔ شیخ رشید رضا مرحوم مفتی مصر اور شیخ مراغی رئیس الازہر کے فتاویٰ بابت وفات مسیح نقل کئے ہیں۔ آپ نے شیخ رشید رضا کا یہ تحقیقی فقرہ بھی نقل کیا ہے کہ حیاتِ مسیح کے عقیدہ کی اشاعت دراصل عیسائیوں کی طرف سے ہوئی ہے چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں:۔

"وانما ھی عقیدة اکثر النصاریٰ وقد حاولوا فی کل زمان منذ ظھور الاسلام بثھا فی المسلمین"

یعنی حیاتِ مسیح کا عقیدہ اکثر نصاریٰ کا ہے ظہور اسلام سے ہی عیسائی ہمیشہ اس عقیدہ کی اشاعت مسلمانوں میں کرتے رہے ہیں۔ بانیٔ احمدیت اس مسئلہ کی اہمیت یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اسکو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے یہی ایک بحث ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔"

میں سنجیدہ مزاج اور صاحبِ علم مسلمانوں سے باادب درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضرت بانی احمدیت کی مذکورہ بالا وصیت پر غور فرمائیں اور خدا را فیصلہ دیں کہ مسئلہ وفاتِ مسیح میں اسلام کے لئے نقصان ہے یا حیاتِ مسیح میں نقصان ہے!

قرآن مجید۔ احادیث اور عربی نظم و نثر میں لفظ توفی سینکڑوں مرتبہ استعمال ہوا ہے اس لفظ توفی کے معنے موت اور قبض روح کے ہی ہوتے ہیں لیکن جائے تعجب ہے کہ اگر یہی لفظ حضرت مسیح کی ذات کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنے زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر اٹھائے جانے کے کئے جاتے ہیں بانیٔ احمدیت نے اس لفظ مذکور کے متعلق مفصل بحث کرتے ہوئے جملہ علماء کو یوں چیلنج کیا ہے:۔

"اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار و قصائد نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا۔" (ازالہ اوہام)

اس چیلنج کو آج ۷۳ سال گزر چکے ہیں مگر آج تک کسی کو اس انعام کے لینے کی توفیق نہ مل سکی اور نہ مل سکے گی۔ دیدہ باید و دوند قیاد مولوی چنیوٹی صاحب نے تحریر کیا ہے کہ "مرزائی" عوام الناس کو دھوکہ دے رہے ہیں کہ تمام علماء مصر کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ ہر علمی مسئلہ میں مسلّم علماء اور افاضل کو ہی دیکھا جاتا ہے کہ ان کی رائے کیا ہے جماعتِ احمدیہ نے تحقیق و تدقیق کے بعد جامعہ ازہر اور عرب ممالک کے مشہور علماء اور مفتی صاحبان کے فتاویٰ کو یکجا ایک کتابچہ موسومہ "کیا حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہیں" میں مرتب کر کے شائع کیا ہے جس میں کئی اہلِ علم و قلم نے دلائل نیرہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور ان کے رفع جسمانی اور حیات کا عقیدہ انتہائی بے بنیاد ہے اور یہ خام خیالی پر مبنی ہے۔

(۱۰)

نبوت اور حرف آخر

استاذ مخلوف کے نام نہاد سازشی فتویٰ کو نقل کرنے کے بعد اس ٹریکٹ میں استاذ مخلوف کے حوالہ سے ایک جھوٹا الزام ہم پر یہ لگایا گیا ہے کہ (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے چونکہ دعویٰ نبوت کیا ہے اس لئے آپ نعوذ باللہ جھوٹے ہیں۔ بانی احمدیت نے اپنی وفات سے صرف تین دن پہلے ذیل کا مکتوب اخبار عام کو ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو ارسال فرمایا۔

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے گویا میں ایسی نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنی ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتی اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعوےٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوےٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بناء پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالےٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت کلام کرتا اور بولتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اسکے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا۔ اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔" مکتوب مندرجہ اخبار عام لاہور ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء

جماعت احمدیہ کا قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور

جس مسیح کی آمد کی پیشگوئی کی گئی ہے اسے بخاری شریف میں وامامکم منکم اور صحیح مسلم کی حدیث میں فامکم منکم ذکر کرکے امت محمدیہ کا امام قرار دیا گیا ہے اور ایک حدیث میں اس مسیح موعود کے متعلق نبی اللہ کے الفاظ ذکر ہوئے ہیں اور سرکار دو عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خلیفۃ اللہ المہدی قرار دیا ہے۔

پس ایک امتی نبی کے ظہور کی خبر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد احادیث میں بوضاحت موجود ہے۔ ہمارے اور دوسرے مسلمانوں میں حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں اختلاف نہیں ہے اگر اختلاف ہے تو صرف مسیح موعود کی شخصیت کی تعیین میں ہے۔

آخر میں بڑے ادب سے میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا فرماتے ہیں مولوی منظور احمد صاحب چنیوٹی کہ آیت خاتم النبیین کی جو توضیح اور توجیہہ جماعت احمدیہ کرتی ہے وہی بعینہٖ تشریح بزرگان سلف حضرت امام علی قاری، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ حضرت امام محمد طاہرؒ۔ حضرت محی الدین ابن عربیؒ۔ نواب صدیق حسن خاں۔ امام عبدالوہاب الشعرانی۔ سید عبدالکریم صوفی جیلانی۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند۔ مولانا عبدالحی لکھنوی وغیرہم نے کی ہے اور جسے جماعت احمدیہ نے بکرات و مرات شائع کیا ہے۔ ان بزرگان امت کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

بینوا توجروا

الغرض مولوی منظور احمد صاحب کے ٹریکٹ مذکور میں جملہ مندرجات غلط رنگ میں اور محض اشتعال انگیزی کے لئے شائع کئے گئے ہیں۔ دراصل ان لوگوں کے پاس اشتعال انگیزی اور سستی شہرت کے لئے سوائے حربہ تکفیر کے اور کیا ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور میں ہفت روزہ تربیتی کلاسز

حسب ذیل پروگرام کے مطابق مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور میں خدام اور اطفال کی ٹھوس تربیت کے لئے ہفت روزہ تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔

۱۔ پہلی ہفت روزہ تربیتی کلاس۔ بھلیر تحصیل چونیاں۔ ۸/۸/۶۲ تا ۱۶/۸/۶۲

۲۔ دوسری ہفت روزہ تربیتی کلاس۔ شمس آباد تحصیل چونیاں۔ ۱۷/۸/۶۲ تا ۲۵/۸/۶۲

۳۔ تیسری ہفت روزہ تربیتی کلاس۔ امل گڑھ کے تحصیل لاہور۔ ۲۶/۸/۶۲ تا ۳/۹/۶۲

ان کلاسز میں دیگر تربیتی امور کے علاوہ تاریخ احمدیت۔ بنیادی مسائل اور ہمارے عقائد کے متعلق روزانہ تقاریر ہوا کریں گی۔ نزدیکی مجالس کے خدام سے التماس ہے کہ وہ بھی ان کلاسز میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

درخواستِ دُعا

میرے برادر نسبتی قریشی محمد مسعود احمد صاحب کراچی گذشتہ سال سے بعض حوادث کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ گذشتہ سال ان کی ایک جوان لڑکی حادثہ میں وفات پا گئی تھی۔ اب کچھ عرصہ ہوا ان کے بڑے لڑکے عزیز داؤد احمد کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ابھی اس عزیز کو پوری طرح آرام نہیں آیا کہ اس کے چھوٹے لڑکے عزیز محمود احمد کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ ایک حادثہ کی لپیٹ میں آکر وہ سخت زخمی ہوا ہے۔ اور اس کے سات دانت بھی ٹوٹ گئے ہیں۔

خاکسار خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور ربوہ اور قادیان کے احباب کرام سے خاص طور پر درخواست دعا کرتا ہے۔ کہ ان دونوں عزیزوں کو اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آئندہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔

(خاکسار قاضی عبدالرحیم سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اعلان نکاح

مکرم مرزا محمد لطیف صاحب اکبر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم جہلم نے خاکسار کے نسبتی بھائی عزیزم بشیر احمد صاحب آف عالم گڑھ ضلع گجرات کا نکاح بعوض ۱½ ہزار حق مہر ہمراہ عزیزہ افضل النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم عمر الدین صاحب مرحوم کالا گوجراں ضلع جہلم سے مورخہ ۱۰/۴/۶۲ کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے ہر اعتبار سے بہتر بنائے۔ آمین

(خاکسار عبدالعزیز سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کالا گوجراں ضلع جہلم)

مجلس خدام الاحمدیہ کے ابتدائی حالات۔ ضروری تصحیح

(مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے)

الفضل مورخہ ۲؍اگست میں خاکسار نے "یادِ ایام" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع کیا تھا۔ جس میں مجلس خدام الاحمدیہ کے ابتدائی حالات عرض کئے گئے تھے۔ خاکسار کے ذہن میں اس وقت کئی ایک نوجوانوں کے نام مستحضر نہیں تھے جو اس وقت مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر بنے تھے اور جنہوں نے چار فروری ۱۹۳۸ء کو مجلس کے عہدیداروں کا انتخاب کیا تھا۔ خاکسار نے اپنی یادداشت سے مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور ملک عطاء الرحمن صاحب کے نام بھی ابتدائی اراکین میں لکھ دیئے تھے جو صحیح نہیں یہ دونوں اصحاب چند ماہ بعد وقف کرکے تشریف لائے تھے اور مجلس کے قیام کے ابتدائی ایام میں قادیان میں تشریف نہیں رکھتے تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی شائع کردہ ابتدائی دو سالہ کی رپورٹ کارگزاری سے معلوم ہوتا ہے کہ خاکسار کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب مجلس خدام الاحمدیہ کے ابتدائی رکن تھے۔

(۱) مولوی قمر الدین صاحب۔ (۲) حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم۔ (۳) مولوی ظہور حسین صاحب۔

(۴) مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ (۵) مولوی محمد صدیق صاحب (۶) سید احمد علی صاحب۔

(۷) حافظ قدرت اللہ صاحب۔ (۸) مولوی محمد یوسف صاحب۔ (۹) مولوی محمد احمد صاحب۔

(۱۰) خلیل احمد صاحب ناصر۔

اس فہرست میں مکرم ملک عمر علی صاحب مرحوم کا نام درج نہیں۔ لیکن ان کے متعلق خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کے ابتدائی رکن تھے جب وہ ربوہ تشریف لاتے اور خاکسار سے ملتے تو اس بات کا ضرور ذکر کرتے کہ وہ اس مجلس میں شریک تھے جس میں سب سے پہلے عہدیداروں کا انتخاب ہوا تھا۔ اس سال مجلس شوریٰ کے موقعہ پر دفتر صدر میں تشریف لائے تو انہوں نے ایک دفعہ پھر اس امر کا مجھ سے ذکر فرمایا تھا۔ اس طرح خاکسار سمیت مجلس خدام الاحمدیہ کے بارہ ابتدائی ممبر تھے۔

خاکسار نے اپنے متذکرۃ الصدر مضمون میں یہ تحریر کیا تھا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر خاکسار دارالانوار میں دارالواقفین میں پہنچا۔ مجھے بعض دوستوں نے بتایا ہے کہ اس وقت تک ابھی دارالواقفین قائم نہیں ہوا تھا۔ خاکسار کو یاد ہے کہ اس وقت خاکسار دارالانوار میں گیا ضرور تھا ممکن ہے ان اصحاب میں سے کوئی صاحب دارالانوار میں رہائش پذیر ہوں۔ تصحیح کی غرض سے یہ چند سطور لکھدی ہیں۔

درخواستیں بذریعہ مجلس عاملہ آنی چاہئیں

بقایا داران حصہ آمد اور امراء و صدر صاحبان توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے بقایا داران (زائد از چھ ماہ) کیلئے پہلے یہ قاعدہ تھا کہ بقایوں کی ادائیگی کیلئے مہلت لینے کیواسطے اور اقساط کی منظوری کیلئے امیر یا صدر یا سکرٹری مال یا سکرٹری وصایا کی سفارش کے ساتھ ایسی درخواستیں مجلس کارپرداز کو بھجوائی جائیں لیکن اب اس کی بجائے مجلس کارپرداز نے ریزولیشن ۲۶۵ مورخہ ۱۴/۴/۶۲ میں مندرجہ ذیل قاعدہ منظور کیا ہے۔

"بقایا داران حصہ آمد (زائد از چھ ماہ) کو بقایوں کی ادائیگی کی مہلت لینے کیلئے درخواستیں مقامی مجلس عاملہ کے توسط سے اور اس کی سفارش کے ساتھ مجلس کارپرداز میں پیش کرنی چاہئیں تاکہ مقامی سکرٹری مال مجلس عاملہ کی سفارش کے مطابق بقایوں کی وصولی کر سکے۔"

لہٰذا امراء صاحبان کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ آئندہ ایسی کسی درخواست پر ایک عہدیدار کی سفارش نہیں ہونی چاہیے بلکہ ہر درخواست مجلس عاملہ میں پیش کی جایا کرے اور مجلس عاملہ امیر خود اور سفارش کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھے۔

(۱) گذشتہ مالی سال کے اختتام تک کتنا بقایا ہے؟۔ (۲) سال رواں کا بقایا شامل کرکے کل بقایا کس قدر ہے؟ (۳) موصی نے اس بقایا کی ادائیگی کے لئے کیا قسط مقرر کی ہے؟ (۴) مجوزہ قسط سے کتنے عرصہ میں بقایا ادا ہو سکے گا؟ (عام حالات میں بقایا زیادہ سے زیادہ تین سال میں ادا ہو جانا چاہیئے) (۵) بقایا دار احباب سے درخواست میں یہ اقرار بھی لیا جائے کہ مجوزہ قسط کے ساتھ ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی باقاعدہ ادا کرتے رہیں گے تاکہ بقایا میں زیادتی نہ ہو بلکہ ہر ماہ کمی ہوتی جائے۔ (۶) مجلس عاملہ سیکرٹری صاحب مال کو ہدایت کرے کہ وہ بقایادار احباب سے قسط بقایا اور ماہوار حصہ آمد بھی باقاعدہ وصول کرتے رہیں۔ سیکرٹری صاحب مال بھی اس صراحت کے ساتھ موصی احباب کو رسید کاٹ کر دیا کریں کہ ان کی ادا کردہ رقم میں کتنی رقم ماہوار حصہ آمد کی ہے اور کتنی رقم قسط بقایا کی اور اسی تفصیل اور صراحت کیساتھ حصہ آمد کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھیجی جائیں۔ اسکے بغیر دفتر کو علم نہیں ہوتا کہ بقایاداروں کی جو رقوم آرہی ہیں اُن میں ماہوار حصہ آمد کی رقم کس قدر ہے اور قسط بقایا کی کتنی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم کی وفات

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احمدی احباب کی طرف سے ہمدردی و تعزیت کا عدیم المثال نمونہ

(مکرم چوہدری قمر الدین صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

مورخہ ۲۱ر جولائی ۱۹۶۴ء بروز منگل میری خوش دامن صاحبہ محترمہ (اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم مبلغ انڈونیشیا) اپنے بیٹے عزیز لطفی کے ہمراہ بذریعہ تیزگام لاہور سے چند یوم کے لئے کوہ مری جا رہی تھیں راستہ میں مندرا اسٹیشن پر گاڑی کے زنانہ ڈبہ سے عزیز لطفی ان کی اس شکایت پر کہ دل کو کچھ ہو رہا ہے۔ اپنے پاس لے آئے اور کھلی جگہ پر آرام سے بیٹھنے کا انتظام کر دیا۔ چکلالہ پہنچنے سے قبل ہی انہوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میرا گلہ پکڑا جا رہا ہو اور ساتھ ہی کندھے میں شدید درد محسوس کرتے ہوئے دبانے کیلئے کہا۔ انہوں نے کندھا دبایا تو اسی لمحہ سر نیچے گرا دیا اور فوراً ایک سانس لیا اور اُن کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ لیکن عزیز لطفی نے غشی یا دل کا دورہ خیال کرتے ہوئے ٹرین کے گارڈ کو اطلاع دی جس نے نہایت ہمدردی سے راولپنڈی سٹیشن کے عملہ سے فون پر اطلاع کر کے سٹریچر وغیرہ کا انتظام کرا دیا اور جب گاڑی وہاں پہنچی ریلوے کا عملہ ان کو سٹریچر پر زنانہ ویٹنگ روم میں لے گیا جہاں بعض نیک دل مستورات نے ہر قسم کی دیکھ بھال کی اور ہر طرح دلجوئی کی۔ بعض نیک طبع مسافروں نے اس غریب الوطنی میں اُن کے غمزدہ فرزند کی ہر طرح مدد کرنے کے علاوہ نقدی کی بھی پیشکش کی۔ جس کو عزیز نے شکریہ کے ساتھ واپس کر دیا کیونکہ راولپنڈی سے فوری اطلاع ملنے پر مکرم چوہدری احمد جان صاحب جو مرحومہ کے بہنوئی اور لطفی کے ماموں ہیں۔ پہنچ گئے تھے اور وہ مرحومہ کی میت اپنے گھر لے گئے۔ جہاں غسل و تکفین کے بعد تمام احباب جماعت نے نماز جنازہ ادا کی اور رات کو ۱۰ بجے کے بعد بذریعہ ٹرک ربوہ کے لئے روانہ ہوئے اور دوسرے دن ۱۰ بجے ربوہ پہنچے۔ میں جملہ متعلقین کی طرف سے ریلوے کے عملہ اور مسافروں کا اور احباب جماعت احمدیہ راولپنڈی کا نہایت ممنون ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے غریب الوطنی میں ہر قسم کی امداد فرمائی اور ہمدردی کا ایسا بے نظیر نمونہ دکھلایا کہ ٹرک کے مالک اور ڈرائیور نے حیران ہو کر عزیز لطفی سے بار بار دریافت کیا کہ آپ کی راولپنڈی میں اتنی بڑی برادری موجود ہے اور خود ٹرک کے مالک نے نہ صرف کرایہ بہت کم لیا بلکہ عملاً ہمارے غم میں شریک رہا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

مجھے رات ۹ بجے کے قریب محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب نے لاہور سے مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کا ٹیلیفون ملنے پر یہ اندوہناک خبر پہنچائی تھی۔

۲۲ر جولائی کو یوم میلاد النبی صلعم تھا اور ربوہ میں سیرت النبی صلعم کا جلسہ ہو رہا تھا۔ سرگودھا اور لاہور سے تمام رشتہ دار و احباب ۷ بجے سے ہی ربوہ پہنچ کر جنازہ کا انتظار کر رہے تھے۔ آخر جلسہ کے اختتام سے چند منٹ پہلے ٹرک جنازہ لے کر پہنچ گیا اور تمام حاضرین جلسہ نے جو ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے مکرم محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔ تدفین ½۱ بجے بعد دوپہر عمل میں آئی۔

نماز جنازہ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے نہایت مشفقانہ انداز میں میرے ساتھ اور دیگر متعلقین سے تعزیت کا اظہار فرمایا۔ ادھر لاہور میں اطلاع ملتے ہی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ محترمہ نے خود ہماری کوٹھی واقعہ ۳۲ ڈیوس روڈ میں تشریف لا کر عزیزہ رضیہ بیگم اور برادرم عطاء اللہ صاحب سے تعزیت اور اظہار ہمدردی فرمایا۔

ربوہ میں اطلاع ملتے ہی حضرت ام متین صاحبہ محترمہ۔ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ، صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور دیگر مستورات خاندان حضرت مسیح موعود میرے غریب خانہ پر تشریف لا کر میری اہلیہ رحمت النساء بیگم اور بچوں سے تعزیت اور اظہار ہمدردی فرماتی رہیں۔

حضرت ام متین صاحبہ محترمہ نے عملاً اتنی ہمدردی فرمائی کہ میں اس کا الفاظ میں شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہی اُن کو اور دیگر تمام افراد خاندان کو اپنے حضور سے جزائے خیر دے۔ حضرت ممدوحہ نے جنازہ کے ½۹ بجے تک نہ پہنچنے پر میری اہلیہ اور لاہور سے آنے والے تمام رشتہ داروں کو اپنی کار سے اپنے مکان پر لے جانے کا انتظام فرمایا۔ اور وہاں ہی تمام متعلقین کے لئے کھانے کا انتظام فرمایا۔ اور نماز جنازہ کے بعد جملہ افراد خاندان و دیگر مستورات نے مرحومہ کی آخری زیارت کی۔ پھر شام کو بھی حضرت ام متین صاحبہ نے ہمارے گھر میں جملہ مہمانوں کے لئے اپنی طرف سے کھانا بھجوایا۔ اس کے بعد حضرت مہر آپا صاحبہ نے اپنی طرف سے کھانا بھیجا۔ اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے کمال ذرہ نوازی فرماتے ہوئے مرحومہ کے تمام متعلقین کے لئے کھانا بھجوایا۔ اور حضرت ام متین صاحبہ۔ حضرت مہر آپا صاحبہ اور بیگم صاحبہ محترمہ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب متواتر تین دن میرے گھر پر تشریف لا کر اظہار ہمدردی اور تعزیت فرماتی رہیں۔ میں اپنی اہلیہ اور دیگر تمام رشتہ داروں کی طرف سے سب کا تہ دل سے ممنون ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ ۴۴

۴۴۔ ربوہ کی دیگر مستورات کا بھی متواتر کئی دن تک تانتا بندھا رہا اور ہر ایک نے ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی فرماتے ہوئے تعزیت کی۔ پھر باہر سے بھی کثرت سے احباب کے خطوط اور تاریں موصول ہوئیں میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہم سب کو مرحومہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سلسلہ کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اور اُن کی دعائیں اپنی اولاد کے حق میں قبول فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرما دے۔

اراکین خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات

جیسا کہ قبل ازیں متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کے چاروں معیاروں کا سالانہ امتحان ستمبر ۱۹۶۴ء کے پہلے عشرہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ ان امتحانات میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور شریک ہونے والے خدام کی تعداد سے ۲۵ر اگست سے قبل ضرور آگاہ فرمادیں۔ تا مطلوبہ تعداد میں آپ کی خدمت میں سوالات کے پرچے بھجوائے جا سکیں۔

ہر معیار میں اول۔ دوم اور سوم آنے والے خدام کو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انعامات دیئے جائیں گے۔ اور کامیاب ہونے والے خدام کو اسناد دی جائیں گی۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

تاریخ امتحان ۹/۱۱ بروز جمعہ ربوہ کے لئے۔ اور ۹/۱۳ بروز اتوار بیرون جات کیلئے

نصاب معیار اول (۱) رسالہ برکات الدعا۔ (ب) نکاح کے متعلق آیات قرآنی (حفظ و ترجمہ) (ج) صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے پانچ دلائل قرآن مجید سے۔

نصاب معیار دوم (ناخواندہ احباب کے لئے)۔ (۱) ترجمہ نماز۔ (ب) برکات الدعا کا مضمون سنکر (ج) صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے کوئی سے پانچ دلائل۔

رسالہ برکات الدعا الشرکۃ الاسلامیہ گول بازار ربوہ سے ۲۵ پیسے میں ملتا ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا لٹریچر

تمام لجنات کے علم کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اس وقت دفتر لجنہ مرکزیہ میں لجنہ کا مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ جو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنات کے لئے شائع کرایا ہوا ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً ان کتابوں کو خرید کر ان کی اشاعت کرتی رہیں۔ کتاب راہ ایمان کا انگریزی ترجمہ انگریزی بولنے والے بچوں کیلئے اور عیسائیوں کو اسلام کی ابتدائی تعلیم سے آگاہ کرنے کے لئے کافی کارآمد کتاب ہے۔

(۱) راہ ایمان انگریزی۔ قیمت ایک روپیہ۔ (۲) راہِ ایمان اردو۔ قیمت ۱۰ر (۳) ہمارا آقا قیمت فی کتاب ۱۰ر (۴) status of woman یعنی مقامات النساء کا انگریزی میں ترجمہ۔ قیمت ایک روپیہ۔

یہ کتاب عورتوں کے متعلق احادیث کا مجموعہ ہے۔ اور انگریزی بولنے والی بہنوں کیلئے مفید کتاب ہے۔ اس کتاب سے اسلام کی رُو سے عورت کے مقام کی وضاحت ہوتی ہے۔

(۵) (تربیتی نصاب) جو تربیتی کلاسز کیلئے خاص طور پر لجنہ مرکزیہ کی طرف سے شائع کرایا گیا ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی ضرورت ہے۔ لجنات زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوائیں۔ نیز ماہ ستمبر میں اس کتاب کا امتحان بھی ہوگا۔ قیمت ایک روپیہ۔

(جنرل سیکرٹری)

اشاعتِ اسلام کیلئے ماں جیسی محبت کی ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے زیر انتظام اکناف عالم میں اشاعت اسلام کا کام ہو رہا ہے۔ یہ عالمگیر انتظام اتنے وسیع اخراجات کا متقاضی ہے کہ ہر احمدی فرد اس کی خاطر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم جیسی قربانی کرے جس کی مثال ماں کی محبت ہی میں ملتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی طرف جماعت کی توجہ مبذول فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

”جس طرح ایک ماں اپنے آپ کو فاقہ رکھتی ہے لیکن اپنے بچوں کو فاقہ نہیں آنے دیتی اسی طرح تم بھی دین سے ماں جیسی محبت کرو“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

انقرہ ۱۱؍اگست۔ قبرص کی صورت حال خراب ہو جانے کے بعد ترکی نے نیٹو کے ہوائی بیڑے کے کچھ یونٹ واپس لے لئے ہیں تاکہ قبرص کے بحران میں ان سے کام لیا جا سکے۔ نیٹو ہیڈ کوارٹر کے ترجمان نے بتایا ہے کہ نیٹو کی کمان کو ترکی کی اس خواہش سے باخبر کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنے قومی مفاد کے سلسلہ میں ان طیاروں کو عارضی طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں ترجمان نے بتایا کہ جن یونٹوں کو واپس کیا گیا ہے وہ براہ راست نیٹو سے وابستہ یا اس کے لئے مخصوص تھے۔

★ **واشنگٹن** ۱۱؍اگست۔ امریکہ کے اعلیٰ سرکاری ذرائع نے کہا ہے کہ قبرص کے شمال مغربی ساحل پر جنگی جہازوں کے ذریعے ترک فوجوں کے اترنے کی اطلاعات کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

ان ذرائع نے کہا ہے کہ یہ ناممکنات میں سے نہیں کہ کچھ ترک چھوٹی کشتیوں میں سوار ہو کر قبرص پہنچ گئے ہوں لیکن ترکی کی باقاعدہ فوجیں قبرص کے ساحل پر ابھی اتنا منظرِ عام نہیں ہوئیں۔

★ **ایتھنز** ۱۱؍اگست۔ گزشتہ روز یونان کی کابینہ کے ہنگامی اجلاس میں نیٹو کمان سے یونانی افسروں کو واپس بلانے کے سوال پر غور کیا گیا۔ معتبر ذرائع نے بتایا ہے کہ موجودہ حالات میں یہ ممکن نہیں رہا کہ یونان اور ترکی دونوں نیٹو کے رکن رہیں۔

★ **ایتھنز**:۔ ۱۱؍اگست۔ ترکی کے طیاروں نے کل شام یونان کے علاقے پر بھی پرواز کی معتبر ذرائع نے ایتھنز سے اطلاع دی ہے کہ ترکی کے طیارے کل شام جزائر رہوڈز اور ساموس پر پرواز کرتے ہوئے دیکھے گئے یونان کے وزیر خارجہ نے اس واقعہ کے بعد ترکی کے سفیر کو دفتر خارجہ میں بلا کر درخواست کی کہ وہ اپنی حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلائیں کہ ترکی کے طیاروں نے یونان پر پرواز کر کے سلامتی کونسل کے فیصلہ کی خلاف ورزی کی ہے۔

★ **نیپلز**: ۱۱؍اگست۔ امریکہ کے چھٹے بحری بیڑے کے چھ جنگی جہاز توقع سے پہلے کسی نامعلوم مقام کو روانہ ہو گئے غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق یہ جہاز قبرص جا رہے ہیں تاہم جنوبی یورپ کے لئے نیٹو کے ہیڈ کوارٹر نے یہ بتانے سے انکار کر دیا ہے کہ جہاز کہاں جا رہے ہیں ایک ترجمان نے بتایا کہ جہاز معمول کے مطابق مشقوں کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔

واشنگٹن میں محکمہ دفاع کے ذرائع نے کہا ہے کہ جہازوں کی روانگی کا فیصلہ اس نے نہیں کیا بیڑے کے کمانڈر کو اس بات کا اختیار ہے کہ جہازوں کی نقل و حرکت کا فیصلہ اپنی مرضی کے مطابق کرے۔ ذرائع کے مطابق چھٹے بحری بیڑے میں پچاس سے زائد جہاز ہیں اور ان میں سے صرف چھ یا آٹھ جہاز نیپلز میں تھے۔

★ **نئی دہلی**۔ ۱۱؍اگست۔ بھارت کے وزیر دفاع چاون نے اعتراف کیا ہے کہ چین نیفا کے علاقہ میں فوجیں جمع نہیں کر رہا۔ لیکن اس کے باوجود بھارت اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کرتا رہے گا۔

انہوں نے بتایا کہ امریکہ نے بھارت کو دفاعی منصوبوں کے لئے لمبی مدت کا قرضہ اور کثیر مقدار میں جنگی سامان فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے اور اب وہ روس سے فوجی امداد لینے کے لئے ماسکو جا رہے ہیں۔

★ **کراچی** ۱۱؍اگست۔ انڈین ایکسپریس کی اطلاع کے مطابق لدھیانہ میں ایک پتنگ ۳۔ افراد کی موت کا سبب بن گئی۔ واقعات کے مطابق ایک بارہ سالہ لڑکا بجلی کے تاروں سے الجھی ہوئی پتنگ اتارنے کی کوشش میں بجلی کے تاروں سے چپک گیا۔ لڑکے کی ماں اسے چھڑانے کے لئے دوڑی اور خود بھی بجلی کے تاروں سے چپک گئی۔ یہ صورت حال دیکھ کر ان کا ایک اور رشتہ دار انہیں بجلی کے تاروں سے چھڑانے کے لئے آگے بڑھا۔ اور خود بھی لقمۂ اجل بن گیا۔

★ **پشاور**۔ ۱۱؍اگست۔ پاکستان کے ڈاکا ہوائی جہازوں نے بلا اجازت پاکستانی علاقہ پر پرواز کرنے والے ایک طیارہ کو روک کر اسے لاہور کے ہوائی اڈہ پر اتار لیا ہے۔ اس ہوائی جہاز کو ایک ہندوستانی ہواباز کمار منڈل چلا رہا تھا۔ یہ ہوائی جہاز ایک ملائشیائی تنظیم کی ملکیت بیان کیا جاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کلکتہ کے ہواباز مسٹر کمار منڈل اس ہوائی جہاز پر قندھار سے نئی دہلی کے ہوائی اڈے پالم کی طرف جا رہے تھے لیکن مسٹر منڈل نے پاکستان کے علاقہ پر سے پرواز کرنے کی پیشگی اجازت طلب نہیں کی تھی شہری طیاروں کی پرواز کے کنٹرول کے ادارہ نے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی لیکن مسٹر منڈل نے کنٹرول ٹاور کے کسی پیغام کا جواب نہیں دیا تو طیارہ کی شناخت اور اسے روکنے کے لئے پاکستان ایئر فورس کے ڈاکا طیارے نے اس طیارہ کو لاہور کے ہوائی اڈہ پر اتار دیا ناجائز پرواز کرنے والے طیارے اور ہواباز کو روک لیا گیا ہے اور حکومت نے اس واقعہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

انٹرمیڈیٹ کا ضمنی امتحان ۶؍اکتوبر کو ہوگا

۲۵۔ اگست تک فیس جمع کرائی جا سکتی ہے

لاہور ۱۱؍اگست۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کے اعلان کے مطابق انٹرمیڈیٹ (نیا اور پرانا نصاب) کا ضمنی امتحان ۶؍اکتوبر ۱۹۶۲ء سے شروع ہوگا، امتحان میں داخلے کی فیس اور فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۲۵ اگست مقرر کی گئی ہے جس کے بعد ۵ ستمبر تک ۵ روپے زائد فیس کے ساتھ فارم لئے جائیں گے دگنی فیس کے ساتھ ۱۲؍ستمبر تک فارم داخل کرائے جا سکیں گے مقامی امیدوار بورڈ کے دفتر سے داخلہ فارم حاصل کر سکتے ہیں دیگر شہروں میں حبیب بنک کی ضلعی شاخوں سے فارم دستیاب ہو سکتے ہیں۔

تقریب نکاح و رخصتانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے برادرم عزیز عبدالمنان خان صاحب سینئر سائنٹیفک آفیسر پاکستان اٹامک انرجی کمیشن لاہور کا نکاح ۲۶؍جولائی ۱۹۶۲ء کو لیڈی ڈاکٹر مکرمہ نسیم فرحت صاحبہ ایم بی بی ایس۔ بنت ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ ۵۰۰۰/- ہوا۔

نکاح پڑھتے وقت مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ کراچی نے نہایت تفصیل سے آیات مسنونہ کی تفسیر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ عمل پر روشنی ڈالی۔ اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

رخصتانہ کی تقریب مورخہ ۹؍جولائی کو عمل میں آئی۔ اس موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نزیل کراچی نے دولہا کی طرف سے برات میں شمولیت کا اعزاز بخشا۔ دلہن کے گھر برات کے پہنچنے پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے فرمائی۔ اس کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے برجستہ مدلل تقریر بابت برتری اسلامی نکاح بالمقابل دیگر ادیان فرما کر حاضرین کو مستفید فرمایا۔ اس تقریب میں فریقین کی طرف سے کراچی کے اعلیٰ احکام بکثرت شامل ہوئے۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے کرائی۔ احباب سے بھی درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں اور جماعت کے لئے بابرکت اور مبارک فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خان صاحب موصوف جاپان میں ایک خادم اسلام احمدی جماعت بنانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ خداوند کریم ان کو مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی عمر میں برکت دے اور ہر میدان میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار عبدالماجد خان ولد ملک عبدالمالک صاحب ۳۲ عبدالکریم روڈ لاہور)

بھارت میں ہولناک غذائی بحران

وزیراعظم شاستری نے ہنگامی اقدامات کا اعلان کر دیا

نئی دہلی ۱۲ اگست۔ (آل انڈیا ریڈیو) بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے اعلان کیا ہے کہ ملک کو ہنگامی حالات کا سامنا ہے اور اس سے نمٹنے کے لئے سرکاری اخراجات میں مزید کمی کی جائے گی نئے منصوبے ترک کر دیئے جائیں گے اور دفاعی اخراجات کو گھٹایا جائے گا۔ انھوں نے اس سلسلہ میں مرکزی وزراء اور صوبوں کے وزرائے اعلےٰ کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ مسٹر شاستری نے وزراء اور وزرائے اعلےٰ کو خطوط لکھے ہیں جن میں غلہ کی قلت۔ عام استعمال کی اشیاء کی گرانی۔ زرمبادلہ کی کمی اور دوسرے اہم معاملات کا ذکر کیا گیا ہے، ان خطوط میں ہدایت کی گئی ہے کہ فی الحال صرف ان کاموں کی طرف توجہ کی جائے جن کا مقصد عوام کو خوراک۔ دوسری اشیائے صرف۔ روزگار اور رہائش مہیا کرنا ہو تاکہ اس طرح عوام کے اس اضطراب کو ختم کیا جا سکے جو ان میں پیدا ہو گیا ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ عوام جن کے ٹیکسوں سے سارا کاروبار چل رہا ہے۔ اس بات کے حق دار ہیں کہ انھیں ضروری سہولتیں فراہم کی جائیں۔ ادھر ملک بھر میں غذائی قلت کے خلاف احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے اور جگہ جگہ تشدد آمیز واقعات ہو رہے ہیں۔ الٰہ آباد کے قریب پانچ ہزار مزدوروں نے زبردست مظاہرہ کیا۔ انہیں روٹی دو کے نعرے لگائے پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا جس سے متعدد افراد زخمی ہوئے۔

سرکاری ملازمین نے ۱۲ راگست سے ہڑتال کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ بھارت کی مرکزی حکومت اس سے سخت پریشان ہے۔ وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندا نے کہا ہے کہ ہڑتال سے ملک میں نظم و نسق معطل ہو جائے گا۔ انھوں نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ہرگز ہڑتال نہیں ہونے دے گی۔

جنگ بندی کے باوجود قبرص میں جنگ ہو رہی ہے

نکوسیا ۱۲ اگست۔ قبرص کے علاقہ کوکینا میں کل بھی تمام دن یونانیوں اور ترک دستوں میں جھڑپیں جاری رہیں۔ اگرچہ قبرص کے دوسرے تمام علاقوں میں سلامتی کونسل کی قرارداد کے مطابق جنگ بندی ہو گئی ہے لیکن کوکینا میں یونانی دستوں نے پیش قدمی کی کوشش کی جس پر ترک آبادی کا تحفظ کرنے والے ترک دستوں نے بھی ... کارروائی شروع کر دی۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی شفایابی کے لئے

صدقہ کی تحریک

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

گزشتہ سال انصار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی شفایابی کے لئے مسلسل چالیس دن صدقہ جاری رکھنے کی تحریک میں خدا کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت بدستور کمزور چلی آ رہی ہے۔ اس لئے میں پھر انصار سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے پرسوز دعاؤں کے ساتھ ایک بار پھر چالیس روز تک صدقہ جاری رکھنے کی اس تحریک میں حصہ لیں تا اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آئے اور وہ ہم عاجزوں پر رحم فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو جلد کامل شفا عطا فرمائے آمین۔ صدقہ کی رقوم دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں بھجوا دی جائیں۔

خاکسار مرزا ناصر احمد

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۲۱ر جولائی ۶۴ء

درخواستِ دُعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

محترمہ وحیدہ نسرین صاحبہ راولپنڈی نے مبلغ پانچ روپے صرف برائے امداد نادار مریضان ارسال کئے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ ان کی والدہ صاحبہ کئی دنوں سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ آنکھ میں کبھی کبھی شدید درد اٹھتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضلوں سے انہیں جلد از جلد شفا یاب فرمائے۔ آمین

جلسہ تحریک جدید

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴/۸/۶۴ بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں تحریک جدید کے سلسلہ میں ایک اہم جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ تمام احباب ربوہ اور خصوصاً خدام و اطفال سے شمولیت کی درخواست ہے۔ اس جلسہ میں مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ گیمبیا اور مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی مبلغ نائیجیریا احباب سے خطاب فرمائیں گے۔ (مہتمم مقامی)

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات کے نتائج

۲۲ مئی ۱۹۶۴ء کو اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ۱۔ ستارۂ اطفال ۲۔ ہلال اطفال ۳۔ قمر اطفال کے امتحانات منعقد ہوئے تھے۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے پہلے امتحانوں کی نسبت اطفال ان کے والدین اور عہدیداران اور مربیان سلسلہ نے زیادہ دلچسپی لی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ اب ۸ ستمبر کو بدر اطفال سمیت چاروں امتحان ہوں گے۔ سب مجالس تیاری کروائیں۔

کل مجالس خدام الاحمدیہ ۸۰۰ ہیں سے ۹۳ مجالس کے ۱۲۳۰۶ اطفال امتحانات میں شامل ہوئے جبکہ گزشتہ بار ۷۴ مجالس کے ۱۱۵۶ اطفال شامل ہوئے تھے۔

۲۔ اس بار ۳۹ مجالس نے پہلی بار امتحانات کا انتظام کیا اور ۲۴ مجالس جو پہلے امتحانات میں شامل ہوتی رہی ہیں اس دفعہ خاموش رہیں۔

۳۔ ان امتحانات میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔ اور سالانہ اجتماع (۲۳-۲۴-۲۵ر اکتوبر) کے موقع پر انہیں انعامات دئے جائیں گے۔

۴۔ جو مجالس امتحانات میں شامل ہوئیں ان کا ضلع وار جائزہ اس ماہ کے تشحیذ الاذہان میں شائع ہو رہا ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

یونانی فوج مورچے خالی نہیں کرے گی

قبرصی وزیر خارجہ کا اعلان

لندن ۱۲ اگست۔ قبرص کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ یونانی فوج اپنے موجودہ مورچے کبھی خالی نہیں کرے گی۔ وہ کل ایتھنز پہنچنے پر اخبار نویسوں کے سوالات کا جواب دے رہے تھے انہوں نے کہا کہ ترکی کے لڑاکا جیٹ طیارے بدستور پروازیں کر رہے ہیں اور ہم اقوام متحدہ سے اس کے خلاف احتجاج کریں گے کیونکہ یہ ہماری فضائی حدود کی خلاف ورزی ہے۔ واضح رہے ترکی نے پہلے ہی واضح کر دیا ہے کہ دیکھ بھال کے لئے اس کے طیارے پروازیں کرتے رہیں گے نیز کی نے ہوائی حملے بھی اسی شرط پر بند کئے ہیں کہ یونانی اپنے پہلے مورچوں میں چلے جائیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲